31 جولائی 1963

ازعدالت عظمیٰ

چیروبین گریگوری

بنام

دی اسٹیٹ آف بہار

(بی پی سنہا، سی جے، جے سی شاہ اور این راجگو پالا آیانگر جسٹسز)

فوجداری مقدمہ—تجاوز کنندہ—تجاوز کنندہگان والوں کے تئیں مالکان کی ڈیوٹی تعزیرات ہند دفعہ 99، 103، 304 اے

اپیل کنندہ پر ہندوستانی تعزیرات ہند کی دفعہ 304 اے کے تحت ایک خاتون کی موت کا سبب بننے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔متوفی ملزم کے گھر کے قریب رہ رہا تھا۔متوفی کے گھر کے بیت الخلا کی دیوار واقعے کے دن سے تقریباً ایک ہفتہ قبل گر گئی تھی اور اس لیے متوفی نے دوسروں کے ساتھ مل کر ملزم کے بیت الخلا کا استعمال کرنا شروع کر دیا۔ملزموں نے وہاں آنے کے خلاف احتجاج کیا۔تاہم زبانی انتباہات غیر موثر ثابت ہوئے اور اس لیے اس نے اپنے بیت الخلا تک جانے والے راستے پر تانبے کا ایک برہنہ تار لگا دیا اور وہ تار اپنے گھر کی برقی وائرنگ سے کرنٹ لے کر جاتا تھا جس سے وہ جڑا ہوا تھا۔واقعے کے دن متوفی اپیل گزار کے بیت الخلا میں گیا اور وہاں اس نے مذکورہ فکسڈ تار کو چھوا جس کے نتیجے میں جلد ہی اس کی موت ہو گئی۔مقدمے کی سماعت اور اپیلٹ عدالت نے اپیل کنندہ کو تعزیرات ہند کی دفعہ 304 اے کے تحت مجرم قرار دیا اور سزا سنائی۔اس لیے یہ اپیل۔

منعقد(1) جائیداد کے نجی دفاع کے حق کی عرضی اس وجہ سے پائیدار نہیں تھی کہ ملزم کے ذریعے بچھائے گئے جال سے ہونے والی چوٹ کی قسم کو تعزیرات ہند کی دفعہ 99 یا 103 کے دائرہ کار میں نہیں لایا جا سکا۔

(2) ایک خلاف ورزی کرنے والا غیر قانونی نہیں تھا، ایک کیپٹ لیوپینم۔یہ محض حقیقت کہ کسی زمین میں داخل ہونے والا شخص خلاف ورزی کرنے والا تھا، مالک یا قبضہ کرنے والے کو براہ راست تشدد کے ذریعے اسے ذاتی چوٹ پہنچانے کا حق نہیں دیتی تھی اور یہی اصول بالواسطہ طور پر زمین پر کچھ کر کے چوٹ پہنچانے پر جس کا اثر اسے معلوم ہونا چاہیے کہ خلاف ورزی کرنے والے کو شدید چوٹ پہنچنے کا امکان تھا۔

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار 1962: کی فوجداری اپیل نمبر3۔

1960 کی فوجداری اپیل نمبر 124 میں پٹنہ ہائی کورٹ کے 20 ستمبر 1961 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

ڈی گوبردھن، اپیل کنندہ کے لیے۔

ایس پی ورما، مدعا علیہ کے لیے۔

31 جولائی 1963۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

آیانگر۔ جے۔ یہ پٹنہ کی ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے اس کی سزا اور سیشن جج چمپارن کی طرف سے اس پر دی گئی سزا کے خلاف اپیل کو مسترد کیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ پر تعزیرات ہند کی دفعہ 304 اے کے تحت جرم کا الزام عائد کیا گیا تھا کہ اس نے برقی طور پر چارج شدہ برہنہ تانبے کے تار سے جوڑ کر کے ایک ایم ایس ٹی میڈیلن کی موت کا سبب بنا جسے اس نے اپنے گھر کے پچھلے حصے میں اپنے بیت الخلا میں گھسنے والوں کے داخلے کو روکنے کے لیے لگایا تھا۔ متوفی میڈیلن ملزم کے قریب ایک گھر کا قیدی تھا۔ متوفی کے گھر کے بیت الخلا کی دیوار اس واقعے کے دن سے تقریباً ایک ہفتہ قبل 16 جولائی 1959 کو گر گئی تھی جس کے نتیجے میں اس کا بیت الخلا عوام کے سامنے آ گیا تھا۔ نتیجتاً متوفی، دوسروں کے درمیان، ملزم کے بیت الخلا کا استعمال کرنے لگا۔ ملزموں نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا اور انہیں واضح کیا کہ انہیں اسے استعمال کرنے کی اس کی اجازت نہیں ہے اور انہوں نے وہاں آنے کے خلاف احتجاج کیا۔ تاہم، زبانی انتباہات غیر موثر ثابت ہوئے اور یہی وجہ تھی کہ حقائق پر، جیسا کہ نیچے کی عدالتوں نے پایا، ملزم اپنے بیت الخلا میں گھسنے والوں کے لیے خطرناک داخلہ بنانا چاہتا تھا۔

اگرچہ استغاثہ کی طرف سے الزام لگائے گئے کچھ حقائق ملزموں کی طرف سے متنازعہ تھے، لیکن اب وہ نیچے دی گئی عدالتوں کے نتائج سے نتیجہ اخذ کر چکے ہیں اور اب چیلنج کرنے کے لیے کھلے نہیں ہیں اور درحقیقت، اپیل کنندہ کے وکیل نے ان کا مقابلہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ حقائق، جیسا کہ پایا گیا ہے، یہ ہیں کہ متوفی جیسے بیٹے کے بیت الخلا میں اس طرح کے خطرناک داخلے کو روکنے کے لیے (1) ملزم نے اپنے بیت الخلا تک جانے والے راستے پر تانبے کا تار لگا دیا (2) کہ یہ تار ننگا اور غیر موصل تھا اور اس کے گھر کی برقی وائرنگ سے کرنٹ لے جا رہا تھا جس سے یہ جڑا ہوا تھا (3) اس بات کی کوئی وارننگ نہیں تھی کہ تار زندہ تھا (4) متوفی تار سے رابطہ کیے بغیر بیت الخلا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا لیکن جب وہ باہر آئی تو اس نے اسے چھوا اور اسے جھٹکا لگا جس کے نتیجے میں جلد ہی اس کی موت ہو گئی۔ ان حقائق پر درج ذیل عدالتوں نے فیصلہ دیا کہ ملزم تعزیرات ہند کی دفعہ 304 اے کے تحت جرم کا مجرم تھا جو نافذ کرتا ہے :

"304A۔ جو بھی کسی شخص کی جلد بازی یا لاپرواہی سے موت کا سبب بنتا ہے جو کہ مجرمانہ قتل کے مترادف نہیں ہے، اسے دو سال تک کی

مدت کے لیے قید، یا جرمانے، یا دونوں کی سزا دی جائے گی۔

ملزم نے تجویز پیش کی کہ متوفی کو کافی حد تک خبردار کیا گیا تھا اور اس سلسلے میں جن حقائق پر بھروسہ کیا گیا تھا وہ دو تھے (1) کہ حادثے کے وقت پچھلے دن کا وقفہ تھا اور اس لیے کافی روشنی تھی، اور (2) کہ بجلی کی روشنی کچھ فاصلے پر جل رہی تھی۔ لیکن یہ واضح ہے کہ ان میں سے کوئی بھی انتباہ نہیں بن سکتا کیونکہ برقی کرنٹ سے چارج ہونے والے تار کے حالات کا پتہ صرف جگہ کو مناسب طریقے سے روشن کرنے سے نہیں لگایا جا سکتا تھا۔

ننگے تار سے گزرنے والے کرنٹ کا وولٹیج مہلک ہونے کے لیے کافی زیادہ ہونے کی وجہ سے، اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا کہ اس وولٹیج کے کرنٹ سے اسے چارج کرنا ایک رش ایکٹ تھا جو اس کے رابطے میں آنے والے لوگوں کے سنگین نتائج کو لاپرواہی سے نظر انداز کرتے ہوئے کیا گیا تھا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ملزم پر فاضل سیشن جج کے سامنے تعزیرات ہند کی دفعہ 304 کے تحت جرم کا الزام بھی عائد کیا گیا تھا لیکن اس نتیجے پر کہ ملزم کا متوفی کی موت کا سبب بننے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، اسے اس الزام سے بری کر دیا گیا۔

قانون کا بنیادی نقطہ جس پر بظاہر ہائی کورٹ کے معروف ججوں کے سامنے بحث کی گئی تھی وہ یہ تھا کہ ملزم کو جائیداد کے نجی دفاع کا حق حاصل تھا اور یہ کہ موت اس حق کے استعمال کے دوران ہوئی تھی۔ فاضل ججوں نے اس باڑ کو ہٹا دیا اور ہماری رائے میں، بالکل درست ہے۔ جائیداد کے نجی دفاع کا حق جو بیان کیا گیا ہے۔ ہندوستانی تعزیرات ہند کی دفعہ 97، جیسا کہ یہ دفعہ خود فراہم کرتی ہے، ضابطہ اخلاق کی دفعہ 99 کی دفعات کے تابع ہے۔ یہ واضح ہے کہ ملزم کے ذریعے بچھائے گئے جال سے ہونے والی چوٹ کی قسم کو دفعہ 99 کے دائرہ کار میں نہیں لایا جا سکتا اور نہ ہی ضابطہ اخلاق کی دفعہ 103 کے دائرہ کار میں لایا جا سکتا ہے۔ چونکہ اس دفاع کو ہمارے سامنے کسی سنجیدگی سے نہیں دبایا گیا تھا اس لیے اس سے زیادہ تفصیل سے نمٹنا ضروری نہیں ہے۔

تاہم فاضل کونسل نے ایک مختلف نقطہ نظر اپنانے کی کوشش کی۔ دلیل یہ تھی کہ متوفی ایک خلاف ورزی کرنے والا تھا اور یہ کہ ملزم جیسے قبضہ کرنے والے کی خلاف ورزی کرنے والے کے تئیں کوئی ذمہ داری نہیں تھی اور اس لیے مؤخر الذکر کے پاس لگنے والے چوٹ کے ہرجانے کے لیے کارروائی کی کوئی وجہ نہیں ہوتی اور اگر ملزم کا عمل تشدد نہ ہوتا تو یہ جرم بھی نہیں ہو سکتا۔ دلیل کی اس لائن میں کوئی چیز نہیں ہے۔ سب سے پہلے، جہاں ہمارے پاس تعزیرات ہند جیسا ضابطہ ہے جو کسی جرم کے اجزاء اور وہاں مقرر کردہ کسی بھی جرم کے الزام میں ملزم کے لیے کھلے دفاع کی وضاحت کرتا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ قانون کے الفاظ میں جرم کو جائز یا غیر قانونی عمل میں تبدیل کرنے کے مقصد سے اس ضابطے سے باہر کچھ عام قانون کے اصول کی درخواست کی اجازت دینا مناسب یا جائز نہیں ہوگا۔ لیکن اس کے علاوہ، فاضل وکیل بھی اپنے اس بیان میں درست نہیں ہے کہ ملزم کا وہ عمل جس کے نتیجے میں متوفی کو چوٹیں آئیں جس کے نتیجے میں اس کی موت ہوئی، قابل عمل غلط نہیں تھا۔ ایک خلاف ورزی کرنے والا غیر قانونی نہیں ہے، ایک کیپٹ لیوپینم ہے۔ محض یہ حقیقت کہ کسی زمین میں داخل ہونے والا شخص خلاف ورزی کرنے والا ہے، مالک یا قبضہ کرنے والے کو براہ راست تشدد کے ذریعے ذاتی جوری کرنے کا حق نہیں دیتی ہے اور یہی اصول بالواسطہ طور پر زمین پر کچھ کر کے چوٹ پہنچانے پر حکومت کرے گا جس کا اثر اسے معلوم ہونا

چاہیے کہ اس سے خلاف ورزی کرنے والے کو شدید چوٹ لگنے کا امکان تھا۔ اس طرح انگلینڈ میں یہ مانا گیا ہے کہ جو شخص دراندازی کرنے والوں کو گولی مارنے کے لیے اسپرنگ گن لگاتا ہے وہ تشدد کا مجرم ہے اور زخمی شخص بازیاب ہونے کا حقدار ہے۔ اس طرح کا جال بچھانا، اور اسپرنگ گن کے درمیان بہت کم فرق ہے جو وہ جال تھا جس سے انگریزی عدالتوں کو نمٹنا پڑتا تھا اور بھیجنے سے پہلے کے معاملے میں برہنہ لائیو تار، حقیقت میں "ایک شخص کو گولی مارنے کا انتظام ہے بغیر ذاتی طور پر گولی چلائے"۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سچ ہے کہ خلاف ورزی کرنے والا اپنے خطرے پر جائیداد میں داخل ہوتا ہے اور قبضہ کرنے والے پر اس کی حفاظت کے لیے کوئی معقول دیکھ بھال کرنے کا کوئی فرض نہیں ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی قبضہ کرنے والے کو جان بوجھ کر ایسی کارروائیاں کرنے کا حق حاصل نہیں ہے جیسے کہ جال بچھانا یا خلاف ورزی کرنے والوں کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے یا خلاف ورزی کرنے والوں کی موجودگی کو لاپرواہی سے نظرانداز کرتے ہوئے برہنہ تار لگانا۔ جیسا کہ ہم نے پہلے نشاندہی کی، تاریں ڈالے گئے کرنٹ کا وولٹیج کسی بھی تنازعہ کو روکتا ہے کہ یہ محض نجی املاک کے تحفظ کے لیے ایک معقول احتیاط تھی۔ تجاوز کاروں کے تئیں قابضوں کی ذمہ داری کے بارے میں موقف کا خلاصہ برطانیہ کی لاء ریفارم کمیٹی نے مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے :

" خلاف ورزی کرنے والا مکمل طور پر اپنے خطرے پر داخل ہوتا ہے، لیکن قبضہ کرنے والے کو ایسا کوئی جال نہیں لگانا چاہیے جو اسے جسمانی طور پر نقصان پہنچائے یا ایسا کوئی کام کرے جس سے اس خلاف ورزی کرنے والے کو جسمانی طور پر نقصان پہنچے جس کے بارے میں وہ جانتا ہو یا جو اس کے علم میں ہے اس کے احاطے میں ہونے کا امکان ہے۔ مثال کے طور پر، اسے منتر یا اسپرنگ گن سیٹ نہیں کرنی چاہیے۔ یہ عام مہذب رویے سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔"

ان امتحانات کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ واضح ہے کہ جس نکتے پر زور دیا گیا ہے وہ مکمل طور پر بے بنیاد ہے۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.06.12 11:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document